حج کا سفر

ضروری حفاظتی ہدایات اور سفری رہنما اصول

سہیل درانی

مصنف کا نوٹ

میں کوئی عالم نہیں ہوں۔ 2026 میں اپنے حج کے سفر کی تیاری کرتے ہوئے، میں یہ نوٹس بنا رہا ہوں تاکہ دوسرے لوگ بھی، جو میری طرح ہیں، ان سے فائدہ اٹھا سکیں۔

دینی احکام یا رہنمائی سے متعلق کسی بھی معاملے کے لیے، میں آپ کو سختی سے مشورہ دیتا ہوں کہ آپ اپنے مقامی عالم یا مستند عالم سے مشورہ کریں۔ یہ کوئی فقہ کی کتاب نہیں ہے، اور نہ ہی کسی عالم نے اسے لکھا ہے۔ اس میں غلطیاں ہو سکتی ہیں، اور میں آپ کی اصلاحات کا خیر مقدم کرتا ہوں تاکہ ہم امت کے فائدے کے لیے اسے مل کر بہتر بنا سکیں۔

میں آپ سے عاجزانہ درخواست کرتا ہوں کہ آپ مجھے اپنی قیمتی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ ہمارے حج کو قبول فرمائے، اسے ہمارے لیے آسان بنائے، اور ہمیں حج مبرور عطا فرمائے۔

آمین۔

مصنف کا نوٹ 2
تعارف 5
1. مطلق قاعدہ: کوئی بھی چیز مت اٹھائیں 7
وہ واقعہ جس نے سب کچھ بدل دیا 7
⚠️ اہم انتباہ: زمین سے اشیاء اُٹھانا 9
یہ قانون کیوں موجود ہے؟ 9
نگرانی کی حقیقت 10
2. ٹرانسپورٹیشن سیفٹی: ٹیکسی اور سفر کے اصول 12
گاڑی میں بیٹھنے اور اترنے کا درست طریقہ 12
ادائیگی کا اصول: جو آپ کا پیسہ بچاتا ہے 13
سامان کا جال 14
بغیر محرم خواتین کا سفر: نہایت اہم ہدایات 14
📋 ٹیکسی سیفٹی کا خلاصہ 16
3. لباس کا ضابطہ: کچھ روایتی اشیاء کیوں چھوڑ دینی چاہئیں 17
شیشے کی چوڑیاں: ایک پوشیدہ خطرہ 17
پائل جن میں گھنٹیاں ہوں: وہ آواز جو پھیلتی ہے 18
4. لفٹ کی حفاظت: ایک سبق جو خون سے لکھا گیا 20
کیا ہوا؟ 20
ایسا کیوں ہوتا ہے؟ 21
جان بچانے والی عادت 21
ذمہ داری کا معاملہ 22
5. وضو کا چیلنج: سفر کے دوران نماز 23
تیمم کو سمجھیں: خشک وضو 23
اسپرے بوتل کا مسئلہ 24
بہتر طریقہ: تیمم کے لیے کپڑا تیار کریں 24
پرواز کے دوران عملی طریقہ 25
ہنگامی حالت کا اصول 26
استثناء کو معمول نہ بنائیں 26
6. آپ کے سفر کے دوران مدد اور رہنمائی 28
روانگی سے پہلے 28
سفر کے دوران 29
جماعتی طرزِ فکر 30
گمشدہ اشیاء کا نظام 30
7. آخری نصیحت اور درست زاویۂ نظر 32
توکل اور تیاری کا توازن 33
اپنا مقصد یاد رکھیں 33
فوری رہنمائی کی چیک لسٹ 35
روانگی سے پہلے 35
سفر کے دوران 35
مقدس مقامات پر 36
عمومی اصول 37
اختتامی کلمات 38

مراجع 39

تعارف

حج کا سفر زندگی کے سب سے اہم اسفار میں سے ایک ہے، پھر بھی یہ اکثر حاجیوں کے ذہنوں کو بے شمار سوالات سے بھر دیتا ہے۔ ہم مدینہ میں کہاں ٹھہریں گے؟ ہم اپنا ہوٹل کیسے تلاش کریں گے؟ ہم امام کی ہدایت کے مطابق چالیس نمازیں جماعت کے ساتھ کیسے ادا کریں گے؟ یہ سوالات اور ان جیسے بہت سے دوسرے، حج کی نیت رکھنے والے عازمین کے لیے الجھنوں کا طوفان کھڑا کر دیتے ہیں۔

بہت سے لوگ گھنٹوں یوٹیوب ویڈیوز دیکھتے ہیں، گوگل کے نتائج میں سکرول کرتے ہیں، متعدد واٹس ایپ گروپس میں شامل ہوتے ہیں، اور مختلف مشیروں کے پاس بیٹھتے ہیں۔ ہر شخص مختلف مشورہ دیتا ہے، ہر ویڈیو ایک مختلف طریقہ دکھاتی ہے، اور جلد ہی آپ خود کو معلومات کے سمندر میں ڈوبا ہوا پاتے ہیں لیکن پھر بھی یہ واضح نہیں ہوتا کہ اصل میں کیا کرنا ہے۔ کچھ مشورے دوسرے مشوروں سے متصادم ہوتے ہیں۔ کچھ طریقے آسان لگتے ہیں لیکن آپ کو یقین نہیں ہوتا کہ وہ درست ہیں یا نہیں۔ یہ الجھن مزید بڑھ جاتی ہے۔

یہیں ہماری رہنمائی کام آتی ہے۔ ہمارا مقصد سادہ اور واضح ہے: آپ کی الجھن کو مستقل طور پر ختم کرنا اور آپ کے سفر کے ہر پہلو کی بالکل واضح سمجھ فراہم کرنا ہے۔ اس رہنما کتاب میں جو کچھ بھی شیئر کیا گیا ہے وہ میدان میں حاصل کیے گئے حقیقی، ذاتی تجربے پر مبنی ہے—نہ کہ نظریے پر، نہ سنی سنائی باتوں پر، بلکہ 1444 سے 1447 ہجری (2023-2026) تک کے متعدد حج

سیزن کے ذریعے حاصل کیے گئے عملی علم پر۔ ہم نے دیکھا ہے کہ کیا کام کرتا ہے، کیا نہیں، اور سب سے اہم بات یہ کہ کون سی چیز آپ کو محفوظ رکھتی ہے۔

اس رہنما کتاب کو ایک قابلِ اعتماد دوست سمجھیں جو آپ کے ساتھ چل رہا ہے، اور ٹھوکر کھانے سے پہلے ہی آپ کو خطرات کی نشاندہی کر رہا ہے۔ ہر ہدایت، ہر انتباہ، ہر نصیحت آپ کی حفاظت اور آپ کے مقدس سفر کی کامیابی کے لیے حقیقی تشویش کے مقام سے دی گئی ہے۔

---

1. مطلق قاعدہ: کوئی بھی چیز مت اٹھائیں

میں آپ کے پورے سفر کے شاید سب سے اہم اصول سے آغاز کرنا چاہتا ہوں—ایک ایسا اصول جس کی سنگینی کا احساس بہت سے حاجیوں کو اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک کہ بہت دیر نہ ہو جائے۔

وہ واقعہ جس نے سب کچھ بدل دیا

2023 میں، عزیزیہ ضلع کی بلڈنگ نمبر 36 میں، ایک تباہ کن واقعہ پیش آیا جو تمام حاجیوں کے لیے ایک سخت تنبیہ کا کام کرتا ہے۔ ایک ساتھی حاجی خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا کہ ایک بیگ اس کے قدموں کے پاس گرا۔ یہ ایک معصومانہ لمحہ لگ رہا تھا—شاید اس نے سوچا کہ وہ مدد کر رہا ہے، یا شاید اس نے محض فطری جبلت پر عمل کیا۔ وجہ کچھ بھی ہو، اس نے بیگ اٹھا لیا۔

لیکن کہانی یہیں ختم نہیں ہوئی۔ شاید الجھن کے ایک لمحے میں، یا جیسا کہ ہمارا ایمان ہے، شیطان کے وسوسوں سے متاثر ہو کر، وہ اس بیگ کے ساتھ مطاف کے علاقے سے باہر نکل گیا۔ پھر، صورتحال کو مزید بگاڑتے ہوئے، اس نے ایک اور بیگ لیا اور پہلے بیگ کو اس کے اندر رکھ دیا۔ اسی لمحے سیکیورٹی اہلکاروں نے اسے گرفتار کر لیا۔

اس کے بعد جو ہوا وہ تیز اور سخت تھا۔ ایک قاضی (اسلامی جج) کو بلایا گیا، ساتھ ہی پاکستان سے ایک مترجم بھی۔ حاجی نے اپنی کہانی بیان کی۔ جج نے سب کچھ سنا۔ اور پھر فیصلہ آیا: تین سال قید۔

یہ کوئی قابلِ گفت و شنید سزا نہیں تھی۔ یہ کوئی جرمانہ نہیں تھا جو وہ ادا کر سکتا۔ پورے تین سال۔ اثر فوری اور دل دہلا دینے والا تھا۔ یومِ عرفہ—حج کا سب سے مقدس دن—اس حاجی کو اس کی احرام کی حالت میں، پولیس وین میں بٹھا کر عرفات کے میدان میں لایا گیا۔ اس نے وہاں صرف ایک گھنٹہ گزارا، صرف کم سے کم لازمی ضرورت کو پورا کیا۔ پھر اسے براہ راست واپس جیل لے جایا گیا۔ منیٰ میں کوئی رمی (کنکریاں مارنے) کی رسم نہیں۔ مزدلفہ میں ستاروں کے نیچے کوئی رات نہیں۔ عرفات میں اس ایک لازمی گھنٹے کے سوا کچھ نہیں۔ وہ 2026 تک جیل میں رہے گا، جب اس کی تین سال کی سزا مکمل...

⚠️ اہم انتباہ: زمین سے اشیاء اُٹھانا

سعودی عرب میں کہیں بھی زمین پر پڑی ہوئی کوئی بھی چیز ہرگز نہ اُٹھائیں — نہ مکہ مکرمہ میں، نہ مدینہ منورہ میں، اور نہ ہی اپنے پورے سفر کے دوران۔ یہ حکم ہر شخص کے لیے ہے، ہر جگہ اور ہر وقت کے لیے۔

سزا: بغیر ضمانت کے 3 سال تک قید

کوئی استثناء نہیں: چاہے آپ کو لگے کہ آپ مدد کر رہے ہیں۔ چاہے وہ چیز قیمتی معلوم ہو۔ چاہے وہ آپ کے راستے میں ہی کیوں نہ ہو۔

یہ قانون کیوں موجود ہے؟

آپ کے ذہن میں سوال آسکتا ہے: کیا مدد کرنا اچھی بات نہیں؟ کیا کسی کی گم شدہ چیز اُٹھانا نیکی نہیں؟ عام حالات میں یقیناً ایسا ہی ہے—لیکن سعودی عرب میں، خاص طور پر مقدس شہروں میں جہاں لاکھوں حجاج جمع ہوتے ہیں، سیکیورٹی کا نظام مختلف اصولوں پر قائم ہے۔

حکومت کا موقف سادہ اور منطقی ہے: "آپ کون ہوتے ہیں اسے اُٹھانے والے؟ اگر کسی کا بیگ گم ہوا ہے تو کیا وہ اُسی جگہ واپس آکر تلاش نہیں کرے گا؟" پورا سیکیورٹی نظام اسی اصول پر بنایا گیا ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ ہر چیز بالکل وہیں رہے جہاں مالک نے اسے رکھا تھا یا جہاں وہ گری تھی، تاکہ مالک خود آکر اسے حاصل کر سکے۔

آپ کو اپنی ذمہ داری اچھی طرح سمجھ لینی چاہیے۔ اگر آپ کو اپنا بیگ کہیں پڑا ہوا نظر آئے تو ضرور اُٹھائیں—وہ آپ کی ملکیت ہے اور آپ کی ذمہ داری بھی۔ لیکن اگر وہ کسی اور کا بیگ، بریف کیس، موبائل فون، پرس یا کوئی اور چیز ہو تو آپ کی ذمہ داری بالکل واضح ہے: اسے بالکل وہیں چھوڑ دیں جہاں وہ موجود ہے۔

کبھی ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ آپ کو حقیقی طور پر تشویش ہو۔ مثال کے طور پر آپ کو کوئی قیمتی چیز زمین پر پڑی نظر آئے اور آپ کو ڈر ہو کہ وہ خراب نہ ہو جائے، یا کوئی اس پر قدم نہ رکھ دے۔ ایسی صورت میں صرف ایک درست طریقہ ہے: فوراً سیکیورٹی اہلکاروں کو تلاش کریں۔ مقدس مقامات پر آپ کو پولیس اہلکار اپنی مخصوص وردی میں اور سیکیورٹی عملہ شناختی جیکٹس پہنے ہوئے نظر آئے گا۔ فوراً ان کے پاس جائیں اور انہیں اس چیز کے بارے میں بتائیں۔ انہیں اس کا انتظام کرنے دیں۔ یہی درست اور شرعی طور پر مناسب طرزِ عمل ہے۔

نگرانی کی حقیقت

بہت سے حجاج کو سعودی عرب کے سیکیورٹی کیمروں کے بارے میں غلط فہمی ہوتی ہے۔ جب آپ یوٹیوب پر حج کی ویڈیوز دیکھتے ہیں تو آپ کو کیمرے خانۂ کعبہ، طواف، میناروں اور عمومی ہجوم کی طرف رخ کیے نظر آتے ہیں۔ یہ نظر آنے والے کیمرے دراصل پورے سسٹم کا تقریباً 1 فیصد ہیں۔ باقی 99 فیصد کیمرے نظر نہیں آتے، لیکن ایک ایسا سیکیورٹی جال بناتے ہیں جو انتہائی جامع ہے۔

یہ بات آپ کو ڈرانے کے لیے نہیں، بلکہ آگاہ کرنے کے لیے ہے۔ یہ نظام لاکھوں حجاج کی حفاظت کے لیے بنایا گیا ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ ہر عمل ریکارڈ ہوتا ہے۔ جب آپ کوئی چیز اُٹھاتے ہیں، وہ ریکارڈ ہوتا ہے۔ جب آپ اسے اپنی جیب یا

بیگ میں رکھتے ہیں، وہ ریکارڈ ہوتا ہے۔ جب آپ باہر کی طرف بڑھتے ہیں، وہ بھی ریکارڈ ہوتا ہے۔ اور جب تک آپ اپنی بس یا ہوٹل تک پہنچتے ہیں، سیکیورٹی کو مکمل علم ہوتا ہے کہ کیا ہوا۔

نتائج طے شدہ اور غیر متبدل ہیں۔ اگر آپ وہ چیز سیکیورٹی کے حوالے کر دیتے ہیں تو کوئی سزا نہیں—آپ نظام کے مطابق صحیح کام کر رہے ہیں۔ لیکن اگر آپ اسے اپنے پاس رکھ لیتے ہیں، چاہے نیت کتنی ہی اچھی کیوں نہ ہو، تو فوری گرفتاری کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اور ایک اہم بات جسے بہت سے لوگ نہیں جانتے: ایسے معاملات میں سعودی عرب میں ضمانت کا نظام موجود نہیں ہے۔ آپ کسی کو فون کر کے رہائی حاصل نہیں کر سکتے، نہ کسی کی ضمانت یا تعلقات کام آتے ہیں۔ قانونی کارروائی اپنے طریقے سے چلتی ہے، اور عموماً اس کا انجام کئی سال قید کی صورت میں ہوتا ہے۔

آپ کا عمل	نتیجہ
اپنی چیز خود اُٹھانا	بالکل درست — یہ آپ کی ملکیت ہے۔
کسی اور کی چیز اُٹھا کر سیکیورٹی کے حوالے کرنا	کوئی سزا نہیں — آپ مدد کر رہے ہیں۔
کسی اور کی چیز اُٹھا کر اپنے پاس رکھ لینا (چاہے تھوڑی دیر کے لیے ہی کیوں نہ ہو)	فوری گرفتاری، 3 سال تک قید
اسے "محفوظ رکھنے کے لیے" اپنے ہوٹل لے جانے کی کوشش کرنا	وہی حکم — اسے چوری سمجھا جائے گا۔

---

2. ٹرانسپورٹیشن سیفٹی: ٹیکسی اور سفر کے اصول

حج کے دوران سعودی عرب میں آمد و رفت کا مطلب ہے کہ آپ اپنی رہائش، مقدس مقامات اور مختلف عبادات و زیارات کی جگہوں کے درمیان سفر کریں گے۔ درست اصولوں کو سمجھنا صرف سہولت کا مسئلہ نہیں بلکہ حفاظت کا معاملہ بھی ہے، خاص طور پر خواتین مسافروں کے لیے۔

گاڑی میں بیٹھنے اور اترنے کا درست طریقہ

اگر آپ اپنے گھر کی خواتین — جیسے بیوی، والدہ، بہن یا بیٹی — کے ساتھ سفر کر رہے ہیں اور نجی ٹیکسی استعمال کر رہے ہیں تو ایک مخصوص ترتیب اختیار کریں۔ یہ کوئی رسمی بات نہیں بلکہ حفاظت اور عزت کے تقاضوں پر مبنی ہے۔

جب آپ ٹیکسی روکتے ہیں اور وہ آپ کے لیے رُکتی ہے تو مرد پہلے گاڑی میں بیٹھے۔ اس کے بعد خواتین سوار ہوں۔ یہ بات بظاہر اس عادت کے خلاف لگ سکتی ہے کہ احتراماً خواتین کو پہلے بٹھایا جائے، لیکن یہاں مقصد تحفظ ہے۔ جب مرد پہلے سے اندر موجود ہو تو خواتین ایک محفوظ ماحول میں داخل ہوتی ہیں جہاں ان کا سرپرست پہلے سے موجود ہوتا ہے۔

منزل پر پہنچنے کے بعد ترتیب الٹ ہو جائے گی۔ مرد کے اترنے سے پہلے خواتین اتر جائیں، پھر مرد آخر میں اترے۔ اس طرح خواتین کبھی بھی گاڑی میں یا اس کے اردگرد اکیلی نہیں رہتیں۔ یہ ایک سادہ سا اصول ہے، مگر غیر مانوس حالات میں اضافی تحفظ فراہم کرتا ہے۔

ادائیگی کا اصول: جو آپ کا پیسہ بچاتا ہے

ایک عام غلطی جس کی وجہ سے بہت سے حجاج کو نقصان ہوا ہے، وہ یہ ہے کہ وہ اپنے ملک کی عادت یہاں بھی اپناتے ہیں۔ مثال کے طور پر ہندوستان میں ہم پہلے آٹو یا ٹیکسی سے اترتے ہیں، پھر کرایہ دیتے ہیں اور باقی رقم وصول کرتے ہیں۔ وہاں یہ طریقہ عام سمجھا جاتا ہے۔

سعودی عرب میں آپ کو یہ ترتیب مکمل طور پر بدلنی ہوگی۔ فرض کریں کرایہ 70 یا 80 ریال ہے، اور آپ کے پاس 500 ریال کا نوٹ ہے۔ آپ ڈرائیور کو رقم دیتے ہیں۔ اب — اور یہ نہایت اہم بات ہے — آپ گاڑی میں ہی بیٹھے رہیں جب تک ڈرائیور آپ کو مکمل بقایا رقم گن کر آپ کے ہاتھ میں نہ دے دے۔ رقم چیک کریں، اسے محفوظ رکھیں، اور اس کے بعد ہی دروازہ کھول کر اتریں۔

وجہ سادہ ہے: تقریباً 99٪ ٹیکسی ڈرائیور دیانت دار اور پیشہ ور ہوتے ہیں، وہ درست رقم واپس دیتے ہیں۔ لیکن وہ 1٪ احتمال موجود ہے — سو میں سے ایک ڈرائیور — جو آپ کے اترتے ہی گاڑی تیز کر کے چلا جائے۔ آپ سڑک پر کھڑے رہ جائیں گے اور آپ کی رقم ٹریفک میں غائب ہو جائے گی۔

ایسے واقعات پیش آچکے ہیں۔ پریشان حال حجاج نے اس طرح کے حالات بیان کیے ہیں۔ اس وقت بے بسی کا احساس شدید ہوتا ہے — زبان پوری طرح نہیں آتی، شکایت کیسے کریں معلوم نہیں، اور کئی سو ریال کا نقصان ہو جاتا ہے۔

بہترین حل احتیاط ہے۔ ہمیشہ 10، 20 اور 50 ریال کے نوٹ اپنے پاس رکھیں۔ اگر کرایہ 80 ریال ہے تو 100 ریال دیں اور 20 واپس لے لیں۔ اگر بڑا نوٹ دینا ہی پڑے تو اس اصول پر سختی سے عمل کریں:

پہلے رقم ہاتھ میں، پھر قدم زمین پر۔

سامان کا جال

ایک اور صورتحال جس میں بعض حجاج پھنس جاتے ہیں، وہ خریداری کے بعد پیش آتی ہے۔ آپ نے کھجوریں، تحائف اور سوغات خریدی ہیں — شاید 20 کلو تک سامان ہو — اور ڈرائیور نے مہربانی کر کے سب کچھ ڈگی میں رکھ دیا۔ آپ منزل پر پہنچتے ہیں۔ ڈرائیور گاڑی روکتا ہے۔ آپ کرایہ ادا کرتے ہیں۔ آپ گاڑی سے اتر جاتے ہیں۔ پھر آپ پیچھے جا کر ڈگی سے سامان لینے لگتے ہیں۔ لیکن ڈرائیور ابھی اپنی نشست پر موجود ہے۔ اس کا ہاتھ گیئر پر ہے۔ اور کبھی کبھار — اکثر نہیں، لیکن کبھی کبھار — وہ گاڑی چلا دیتا ہے اور آپ کا سارا سامان ڈگی میں رہ جاتا ہے۔

درست طریقہ یہ ہے: اگر آپ کا سامان ڈگی میں ہے تو دو میں سے ایک طریقہ اختیار کریں۔ یا تو گاڑی میں بیٹھے رہیں جب تک ڈرائیور خود اتر کر ڈگی نہ کھول دے، یا صاف الفاظ میں کہیں:

"Please open the trunk."

انتظار کریں کہ وہ گاڑی سے اترے، ڈگی کھولے، اور اس کے بعد ہی آپ خود اتریں۔ بہتر یہ ہے کہ ڈگی کے قریب کھڑے رہیں جب وہ اسے کھولے، تاکہ سامان فوراً آپ کی دسترس میں ہو۔

کبھی یہ نہ سمجھیں کہ سب کچھ خود بخود ہو جائے گا۔ پہلے اتر کر یہ توقع نہ رکھیں کہ ڈرائیور لازماً ڈگی کھولے گا۔ 1٪ خطرہ بھی آپ کا سارا سامان کھونے کے لیے کافی ہے۔

بغیر محرم خواتین کا سفر: نہایت اہم ہدایات

وہ خواتین جو بغیر محرم کے سفر کر رہی ہیں — خاص طور پر 45 سے 65 سال کی عمر کی وہ خواتین جنہیں حج کے لیے اجازت دی گئی ہے — ان کے لیے اضافی حفاظتی اصول ہیں۔

عزیزیہ اور حرم شریف کے درمیان چلنے والی سرکاری بسیں مکمل طور پر محفوظ ہیں۔ ہر بس میں متعدد سیکیورٹی کیمرے مسلسل نگرانی کرتے ہیں۔ یہ سرکاری ٹرانسپورٹ ہے جس میں تربیت یافتہ ڈرائیور اور مکمل سیکیورٹی نظام موجود ہوتا ہے۔ خواتین اکیلے ان بسوں میں سفر کر سکتی ہیں، اس میں کوئی تشویش نہیں۔

لیکن نجی ٹیکسی کا معاملہ مختلف ہے۔ اگر آپ کو کسی وجہ سے نجی ٹیکسی لینی ہو — مثلاً زیارت کے لیے یا مسجد عائشہ سے عمرہ کرنے کے لیے — تو ہرگز اکیلے ٹیکسی میں نہ بیٹھیں۔ یہ اصول قطعی اور غیر قابلِ تبدیلی ہے۔

سفر سے پہلے اپنی عمارت یا ہوٹل کی دیگر خواتین سے بات کریں:

"میں کل صبح جانے کا ارادہ رکھتی ہوں، کون ساتھ چلے گا؟"

کم از کم تین یا چار خواتین کا گروپ بنائیں۔ اگر آپ ٹیکسی اسٹینڈ پر ہوں اور کسی ٹیکسی میں پہلے سے دو یا تین حجاج موجود ہوں تو آپ اس میں شامل ہو سکتی ہیں۔ لیکن مکمل طور پر اکیلے نجی ٹیکسی میں سوار ہونا مناسب نہیں۔

ایک بات کا ذکر ضروری ہے۔ 2023 کے بعد سے ہر سال ایک افواہ گردش کرتی ہے کہ "ایک خاتون اکیلے ٹیکسی میں بیٹھی اور ڈرائیور نے اغوا کر لیا۔" یہ پیغام واٹس ایپ گروپس میں تیزی سے پھیلتا ہے اور لوگ خیر خواہی میں اسے آگے بھیج دیتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسا واقعہ پیش نہیں آیا۔ سعودی عرب کا سیکیورٹی نظام نہایت مضبوط ہے۔ ہر ٹیکسی رجسٹرڈ، ٹریک اور مانیٹر کی جاتی ہے۔ ڈرائیوروں کی جانچ پڑتال ہوتی ہے۔ نگرانی کا نظام اس قدر مضبوط ہے کہ اغوا جیسے جرائم کا امکان تقریباً ناممکن ہے۔ کبھی کبھار چوری ہو سکتی ہے — جیسے رقم یا سامان کا نقصان — لیکن اغوا کا واقعہ نہیں۔

لیکن — اور یہ اہم ہے — صرف اس لیے کہ اغوا نہیں ہوتا، اس کا مطلب یہ نہیں کہ احتیاط ترک کر دی جائے۔ یہ احتیاطی اصول عزت، وقار اور مکمل تحفظ کے لیے ہیں۔ ان پر عمل کریں اس لیے نہیں کہ خطرہ زیادہ ہے، بلکہ اس لیے کہ یہی درست اور محفوظ طریقہ ہے۔

📋 ٹیکسی سیفٹی کا خلاصہ

بیٹھنے کی ترتیب:

پہلے مرد بیٹھے، پھر خواتین سوار ہوں۔

اترنے کی ترتیب:

پہلے خواتین اتریں، پھر مرد آخر میں اترے۔

ادائیگی کا اصول:

گاڑی سے اترنے سے پہلے بقایا رقم اپنے ہاتھ میں حاصل کریں۔

سامان کا اصول:

آپ کے اترنے سے پہلے ڈرائیور ڈگی (Trunk) کھولے۔

اکیلی خواتین کے لیے ہدایت:

نجی ٹیکسی میں کبھی اکیلے سفر نہ کریں — ہمیشہ 3 سے 4 خواتین کے گروپ میں سفر کریں۔

3. لباس کا ضابطہ: کچھ روایتی اشیاء کیوں چھوڑ دینی چاہئیں

حج کے دوران ہم جو لباس اور زیورات پہنتے ہیں وہ بظاہر معمولی بات لگ سکتے ہیں، لیکن ان کے سنگین نتائج ہو سکتے ہیں — آپ کی اپنی حفاظت کے لیے بھی اور دوسروں کی عبادت کی صحت کے لیے بھی۔ یہاں دو مخصوص چیزیں بیان کی جا رہی ہیں جن سے خاص طور پر اجتناب کرنا چاہیے۔

شیشے کی چوڑیاں: ایک پوشیدہ خطرہ

بہت سی خواتین کو شیشے کی چوڑیاں پہننا پسند ہوتا ہے۔ وہ خوبصورت لگتی ہیں، خوشگوار آواز پیدا کرتی ہیں اور بہت سی ثقافتوں میں روایتی لباس کا حصہ ہیں۔ لیکن حج کے دوران شیشے کی چوڑیاں حقیقی خطرہ بن سکتی ہیں۔

طواف کا منظر ذہن میں لائیں۔ ہزاروں افراد ایک ہی وقت میں خانۂ کعبہ کے گرد طواف کر رہے ہوتے ہیں۔ جسم ایک دوسرے کے قریب ہوتے ہیں۔ مسلسل حرکت جاری رہتی ہے۔ ایسے ماحول میں شیشے کی چوڑیاں ٹوٹتی ہیں — ممکن ہے نہیں بلکہ یقینی طور پر ٹوٹ سکتی ہیں۔ اکثر آپ کو اس کا احساس بھی نہیں ہوگا۔ ہجوم کا دباؤ، کسی کا بازو سے ٹکرا جانا، یا تنگ جگہ میں مسلسل حرکت — ان میں سے کوئی بھی چیز شیشے کی چوڑی کو فوراً توڑ سکتی ہے۔

جب چوڑیاں ٹوٹتی ہیں تو ان کے ٹکڑے مطاف میں گر جاتے ہیں، جہاں لوگ ننگے پاؤں یا ہلکی چپل میں چل رہے ہوتے ہیں۔ تیز شیشے کے ٹکڑے سنگِ مرمر کے فرش پر پھیل جاتے ہیں۔ اب تصور کریں کہ ایک حاجی جو اپنی عبادت میں مکمل مشغول ہے، ان ٹکڑوں پر قدم رکھ دیتا ہے۔ شیشہ اس کے پاؤں کو کاٹ دیتا ہے۔ خون بہنا شروع ہو جاتا ہے۔

یہاں معاملہ شرعی لحاظ سے سنگین ہو جاتا ہے۔ اگر زخم سے خون بہہ کر جلد پر آ جائے تو اس شخص کا وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ لیکن وہ طواف کے درمیان ہے۔ وہ دعا اور ذکر میں مشغول ہے۔ اسے معلوم نہیں کہ خون بہہ رہا ہے۔ اسے یہ علم نہیں کہ اس کا وضو باطل ہو چکا ہے۔ وہ پورا طواف بغیر صحیح وضو کے مکمل کر لیتا ہے۔

نتیجہ کیا ہوگا؟ فقہی اصولوں کے مطابق اس کا طواف صحیح نہیں ہوگا۔ اس پر دم لازم آ سکتا ہے — یعنی بطور کفارہ جانور کی قربانی دینا ہوگی۔ اور اس کا سبب کون بنا؟ جس کی شیشے کی چوڑیاں ٹوٹیں اور زخم کا باعث بنیں، وہ اللہ کے ہاں اس ذمہ داری میں شریک ہوگا۔

آپ سوچ سکتی ہیں: "میں احتیاط کروں گی، نہیں ٹوٹیں گی۔" لیکن اس ہجوم میں احتیاط سے زیادہ کچھ آپ کے اختیار میں نہیں ہوتا۔ یہ بے دھیانی کا مسئلہ نہیں، بلکہ دباؤ اور بھیڑ کا معاملہ ہے۔

حل بہت آسان ہے: کسی اور قسم کی چوڑیاں پہن لیں۔ دھات کی، پلاسٹک کی یا لکڑی کی — کوئی بھی، مگر شیشے کی نہیں۔ آپ اپنی روایت اور زیبائش برقرار رکھ سکتی ہیں، مگر اس خطرے سے بچ سکتی ہیں۔

پائل جن میں گھنٹیاں ہوں: وہ آواز جو پھیلتی ہے

دوسری چیز جس سے اجتناب کرنا چاہیے وہ ہے گھنٹی والی پائل — وہ جو چلنے پر "چھم چھم" کی آواز پیدا کرتی ہے، جیسے بچوں کو پہنائی جاتی ہے۔ بظاہر یہ معمولی لگتی ہیں، مگر حج کے دوران یہ اسلامی آداب کے ایک اہم اصول کے خلاف ہو سکتی ہیں۔

جب آپ اپنے ہوٹل یا رہائش میں ہوں تو یاد رکھیں کہ آپ اکیلی نہیں ہوتیں۔ آپ کے کمرے میں آپ کے شوہر، والد یا بھائی — یعنی محرم — ہو سکتے ہیں۔ لیکن ساتھ والے کمرے میں، سامنے والے کمرے میں یا اوپر نیچے والے کمروں میں ایسے مرد موجود ہوتے ہیں جو آپ کے غیر محرم ہیں۔

تصور کریں کہ آپ رات کو اپنے کمرے میں سو رہی ہیں۔ آپ کروٹ بدلتی ہیں۔ آپ کی پائل بجتی ہے۔ یہ آواز دیواروں کے پار جاتی ہے۔ ساتھ والے کمرے میں موجود کوئی مرد جو آرام اور عبادت میں مشغول ہونا چاہتا ہے، اس آواز سے آپ کی حرکت سے باخبر ہو جاتا ہے۔ وہ نہ یہ چاہتا تھا، نہ اس کی نیت تھی، مگر آواز نے اسے متوجہ کر دیا۔

علمائے کرام اس کو غیر ضروری سببِ فتنہ یا توجہ کا باعث قرار دیتے ہیں۔ پائل کی جھنکار موجودگی اور حرکت کا اشارہ دیتی ہے اور توجہ کھینچتی ہے، جبکہ حج کا ماحول ایسا ہے جہاں ہر شخص کو صرف اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہنا چاہیے۔ اسی طرح شیشے کی چوڑیوں کی کھنک بھی عورت کی موجودگی اور حرکت کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

جن علماء نے ان امور کا مطالعہ کیا ہے انہوں نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ حج جیسے مقدس ماحول میں، جہاں ہر قسم کی غیر ضروری توجہ اور خلل کو کم کرنا مقصود ہے، آواز پیدا کرنے والے زیورات سے اجتناب کرنا چاہیے۔

آپ سادہ پائل پہن سکتی ہیں جو آواز نہ کریں، یا بالکل نہ پہنیں۔ لیکن گھنٹی والی پائل گھر پر ہی چھوڑ دیں۔

---

4. لفٹ کی حفاظت: ایک سبق جو خون سے لکھا گیا

2024 میں ایک ایسا سانحہ پیش آیا جس کے بارے میں ہر حاجی کو معلوم ہونا چاہیے۔ یہ وہ واقعہ ہے جسے بیان کرنا آسان نہیں، لیکن اسے نظر انداز کرنا بھی ممکن نہیں۔ جو کچھ آپ پڑ ھنے جا رہے ہیں وہ حقیقت میں پیش آیا، اور اس میں قیمتی جانیں ضائع ہوئیں۔

کیا ہوا؟

ایک حاجی اپنے رہائشی عمارت میں واپس آیا۔ وہ طویل دن کی تھکن میں تھا — شاید ابھی کی گئی عبادات کے بارے میں سوچ رہا تھا یا آرام کے بارے میں۔ وہ لفٹ کے پاس پہنچا۔ بٹن دبایا۔ لفٹ کی حرکت کی آواز سنی۔ دروازے کھل گئے۔

اور پھر — بالکل عادت کے تحت — وہ آگے بڑھ گیا۔ وہی عادت جو ہم سب نے زندگی میں بے شمار بار لفٹ استعمال کرتے ہوئے بنا لی ہے۔ لیکن اس لمحے لفٹ حقیقت میں وہاں موجود نہیں تھی۔ دروازے خرابی کی وجہ سے کھل گئے تھے، مگر اندر کیبن موجود نہیں تھا۔ سامنے خالی شافٹ تھی۔ وہ نیچے گر گیا۔ اس واقعے میں دو یا تین افراد پہلے ہی قدم آگے بڑھا چکے تھے جب تک کسی کو احساس ہوا کہ کیا ہو رہا ہے۔

ان میں سے دو افراد جاں بحق ہو گئے۔ یہ الفاظ لکھنا بھی دشوار ہے، لیکن یہ حقیقت ہے۔ دو حاجی جو ہزاروں میل سفر کر کے اللہ کی عبادت کے لیے آئے تھے، جو اس سفر کے لیے بچت اور تیاری کر کے آئے تھے، ایک لمحے میں لفٹ کی خرابی اور عادتاً قدم بڑھانے کی وجہ سے دنیا سے رخصت ہو گئے۔

ایسا کیوں ہوتا ہے؟

ہماری لفٹ استعمال کرنے کی عادت بہت گہری ہو چکی ہے۔ ہم بٹن دباتے ہیں۔ انتظار کرتے ہیں۔ دروازہ کھلتا ہے۔ ہم قدم آگے بڑھاتے ہیں۔ یہ ترتیب اتنی بار دہرائی گئی ہے کہ یہ خودکار عمل بن جاتا ہے — ہمارے قدم دماغ کے مکمل غور کرنے سے پہلے ہی حرکت کر جاتے ہیں۔

شاید آپ موبائل دیکھ رہے ہوں۔ شاید پیچھے کھڑے کسی عزیز سے بات کر رہے ہوں۔ شاید دل میں قرآن پڑھ رہے ہوں۔ توجہ تقسیم ہوتی ہے، اور جسم عادت پر چل پڑتا ہے۔

جدید عمارتوں میں عام طور پر ایسے واقعات نہیں ہوتے۔ حفاظتی نظام اکثر دروازوں کو اس وقت کھلنے نہیں دیتے جب کیبن موجود نہ ہو۔ لیکن "تقریباً کبھی نہیں" کا مطلب "کبھی نہیں" نہیں ہوتا۔ اور ایک ایسے ملک میں جہاں لاکھوں حجاج ہزاروں عمارتوں میں قیام کرتے ہیں — جن کی تعمیر مختلف ادوار میں اور مختلف معیار کے تحت ہوئی ہے — ایسی نایاب خرابی پیش آ سکتی ہے، اور ہو بھی چکی ہے۔

جان بچانے والی عادت

اب ایک ایسی عادت اختیار کریں جو آپ کی زندگی کا حصہ بن جائے — ابھی سے، اور آئندہ ہر لفٹ کے لیے۔

جب آپ لفٹ کا بٹن دبائیں تو "بسم اللہ" کہیں۔ یہ کوئی توہم پرستی نہیں بلکہ ہر کام سے پہلے اللہ کا نام لینے کی سنت ہے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں سکھایا۔

جب دروازے کھلنے لگیں تو دوبارہ "بسم اللہ" کہیں اور سفر کی مختصر دعا پڑھ لیں۔ لفٹ کو سفر کیوں سمجھیں؟ کیونکہ آپ ایک منزل سے دوسری منزل کی طرف جا رہے ہیں — چاہے یہ مختصر ہی کیوں نہ ہو۔

سب سے اہم بات: جیسے ہی دروازے کھلیں، رک جائیں۔ اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ تصدیق کریں کہ واقعی لفٹ کا فرش موجود ہے۔ یقین کریں کہ آپ کے قدم رکھنے کے لیے ٹھوس سطح موجود ہے۔ صرف بصری تصدیق کے بعد ہی قدم آگے بڑھائیں۔

یہ عمل صرف دو سیکنڈ لیتا ہے۔ لیکن یہی دو سیکنڈ آپ کی جان بچا سکتے ہیں۔

ذمہ داری کا معاملہ

کچھ لوگ یہ سن کر کہیں گے: "یہ تو حد سے زیادہ احتیاط ہے۔ جدید لفٹیں محفوظ ہوتی ہیں۔" اور زیادہ تر صورتوں میں یہ بات درست بھی ہے۔ لیکن آپ کی زندگی کوئی شماریاتی عدد نہیں۔ آپ کوئی امکان نہیں۔ آپ ایک انسان ہیں — آپ کا خاندان ہے، ذمہ داریاں ہیں، مستقبل ہے۔

قرآن ہمیں سکھاتا ہے کہ زندگی اللہ کی امانت ہے۔ اس امانت کی حفاظت کرنا وسوسہ نہیں بلکہ ذمہ داری ہے۔ جس طرح حج فرض ہے، جس طرح نماز فرض ہے، اسی طرح اپنی جان کی حفاظت کرنا بھی ذمہ داری ہے۔ دو سیکنڈ رک کر دیکھ لینا ضرورت سے زیادہ احتیاط نہیں — بلکہ اللہ اور اپنے اہلِ خانہ کے حق کی ادائیگی ہے۔

اس عادت کو عام بنا لیں۔ صرف حج کے دوران نہیں بلکہ ہوٹلوں، شاپنگ مالز، دفاتر — ہر جگہ جہاں لفٹ ہو۔ اپنے بچوں کو سکھائیں۔ اپنے والدین کو سکھائیں۔

"بسم اللہ کہیں اور قدم رکھنے سے پہلے دیکھیں" — یہ عادت اسی طرح پختہ کر لیں جیسے سڑک پار کرتے وقت دونوں طرف دیکھنا۔

---

5. وضو کا چیلنج: سفر کے دوران نماز

بہت سے حجاج کے ذہن میں ایک عملی سوال پیدا ہوتا ہے: سعودی عرب کے طویل فضائی سفر کے دوران وضو کیسے برقرار رکھیں اور نماز کیسے ادا کریں؟ یہ بالکل جائز تشویش ہے۔ ہندوستان سے جدہ جانے والی پروازیں عموماً کئی نمازوں کے اوقات سے گزرتی ہیں — روانگی اور راستے کے مطابق ظہر، عصر، مغرب بلکہ عشاء بھی دورانِ پرواز آ سکتی ہے۔

تیمم کو سمجھیں: خشک وضو

شریعت نے ان حالات کو تسلیم کیا ہے جہاں پانی سے مکمل وضو کرنا واقعی مشکل یا ناممکن ہو جائے۔ ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے متبادل طریقہ عطا فرمایا ہے: تیمم — یعنی پاک مٹی یا اس کے قائم مقام چیز سے خشک وضو۔

تیمم مخصوص حالات میں جائز ہے:

1. جب پانی بالکل موجود نہ ہو۔
2. جب پانی ہو مگر مقدار بہت کم ہو — مثلاً صرف پینے کے لیے ایک بوتل ہو۔
3. جب پانی موجود ہو مگر اس تک رسائی نہ ہو — جیسے کنواں ہو مگر ڈول یا رسی نہ ہو۔
4. سفر کے دوران جب عملی طور پر درست طریقے سے وضو کرنا ممکن نہ ہو۔

ہوائی جہاز کی صورت چوتھی قسم میں آتی ہے۔ جی ہاں، جہاز کے باتھ روم میں پانی ہوتا ہے، لیکن وہ محدود مقدار میں ہوتا ہے اور سینکڑوں مسافروں کے بنیادی استعمال کے لیے ہوتا ہے۔ مکمل وضو — چہرہ، ہاتھ، سر کا مسح اور پاؤں دھونا — ہر شخص کے لیے عملی طور پر مشکل ہو جاتا ہے۔ جگہ محدود، قطاریں طویل اور پانی کا دباؤ کم ہوتا ہے۔

اسپرے بوتل کا مسئلہ

2024 میں ایک مفتی صاحب نے ایک ویڈیو جاری کی جس میں چھوٹی اسپرے بوتل سے وضو کرنے کا طریقہ بتایا گیا۔ ویڈیو بہت مشہور ہوئی اور اس سیزن میں ہزاروں اسپرے بوتلیں اسی مقصد کے لیے فروخت ہوئیں۔ خیال بظاہر آسان لگتا ہے: تھوڑا پانی اسپرے کریں اور وضو کر لیں۔

لیکن اس پر علماء کے درمیان اختلاف ہوا۔ کچھ نے اسے عملی اور جائز قرار دیا، جبکہ کچھ نے کہا کہ اس میں سنت کے تقاضے پورے نہیں ہوتے اور وضو ناقص رہ سکتا ہے۔ اس بحث نے ایک اہم اصول واضح کیا: جو چیز ممکن ہو، ضروری نہیں کہ اسے عمومی حل کے طور پر عام کر دیا جائے۔

کئی عملی مسائل بھی ہیں۔ مائع چیزیں ہینڈ بیگ میں لے جانے کی اجازت نہیں ہوتی۔ اگر آپ خالی بوتل لے بھی جائیں تو ہر شخص صحیح طریقے سے استعمال نہیں کر پائے گا۔ کیا ہر بزرگ خاتون یا ہر مسافر یقین سے کہہ سکتا ہے کہ پانی صحیح جگہ تک پہنچ گیا؟ کیا کپڑے خراب نہیں ہوں گے؟

اہم بات یہ ہے کہ تیمم ضرورت کے لیے ہے، سہولت کے لیے نہیں۔

بہتر طریقہ: تیمم کے لیے کپڑا تیار کریں

سب سے بہتر اور قابلِ اعتماد طریقہ یہ ہے کہ آپ سفر سے پہلے تیاری کریں۔

طریقہ کار:

- ملتانی مٹی خریدیں (یہ عام بازاروں میں دستیاب ہوتی ہے)۔
- ایک صاف رومال یا سوتی کپڑا لیں۔

- ملتانی مٹی کو پانی میں ملا کر پیسٹ بنائیں۔
- کپڑے کو اس میں اچھی طرح بھگو دیں۔
- پھر اسے ہوا یا دھوپ میں مکمل خشک ہونے دیں۔

اب یہ کپڑا خشک، صاف اور لے جانے کے قابل ہے۔ اس میں مٹی کی تہہ موجود ہوگی جو تیمم کے لیے کافی ہے۔

جب تیمم کرنا ہو تو:

- کپڑا اپنی گود یا گھٹنے پر رکھیں۔
- دونوں ہاتھ ہلکے سے اس پر ماریں۔
- ہاتھوں پر ہلکی پھونک ماریں۔
- چہرے پر مسح کریں۔
- دوبارہ ہاتھ مار کر کہنیوں تک بازوؤں کا مسح کریں۔

یہ طریقہ صاف، محفوظ اور سفر کے لیے موزوں ہے۔ اس میں لیک ہونے یا ضبط ہونے کا مسئلہ نہیں ہوتا، اور ضرورت پڑنے پر ایک سے زیادہ افراد بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

پرواز کے دوران عملی طریقہ

پرواز میں نماز کے اوقات پر نظر رکھیں۔ وقت آنے پر:

- باتھ روم جا کر کلی کریں اور ناک صاف کریں (یہ سنت عمل ہیں)۔
- اپنی نشست پر واپس آکر تیار کردہ تیمم والا کپڑا نکالیں۔

- تیمم کریں۔
- اپنی نشست پر بیٹھے ہوئے، قبلہ کی سمت کا اندازہ کر کے نماز ادا کریں۔

ہم نے 2023 کے حج سفر میں یہی طریقہ اختیار کیا تھا۔ ظہر اور عصر کی نماز دورانِ پرواز ادا کی، اور دیگر مسافروں کو بھی یہ طریقہ بتایا۔

ہنگامی حالت کا اصول

اگر کوئی شخص مہارت رکھتا ہو اور واقعی ضرورت پیش آئے تو اسپرے بوتل کا استعمال ناجائز نہیں۔ لیکن اسے عمومی طریقہ نہ بنایا جائے۔

مثال کے طور پر: آپ مکہ میں جمعہ کے لیے صبح 7 بجے پہنچے، جگہ مل گئی، اور نماز 12 بجے ہے۔ ہجوم اس قدر ہے کہ آپ ہل نہیں سکتے۔ اس دوران وضو ٹوٹ جاتا ہے اور باہر جانا ممکن نہیں۔ ایسی حقیقی مجبوری میں اگر کسی کے پاس پانی ہو اور وہ پردہ میں رہ کر وضو کر لے، تو یہ ہنگامی حل ہو سکتا ہے۔

لیکن یہ نایاب صورت ہے، معمول کا طریقہ نہیں۔

استثناء کو معمول نہ بنائیں

شریعت کی خوبصورتی اس کی آسانی اور لچک میں ہے۔ لیکن جب ہم رخصت کو عادت بنا لیتے ہیں تو اصل اور افضل طریقہ چھوڑنے لگتے ہیں۔ آج سہولت کی وجہ سے مکمل وضو چھوڑا، کل کسی اور چیز میں آسانی ڈھونڈ لی۔

ہنگامی تدابیر کو ہنگامی حالات تک محدود رکھیں۔ جب مکمل وضو ممکن ہو تو وہی اختیار کریں۔ اور ایسے طریقوں کو عام لوگوں میں عام نہ کریں جنہیں غلط سمجھا یا غلط استعمال کیا جا سکتا ہو۔

اللہ تعالیٰ نے دین کو آسان بنایا ہے — لیکن آسانی کا مطلب یہ نہیں کہ ہم اصل کو ترک کر دیں۔

6. آپ کے سفر کے دوران مدد اور رہنمائی

حج ایک عظیم عبادت ہے، لیکن یہ بسا اوقات ذہنی طور پر بوجھل بھی محسوس ہو سکتی ہے۔ مکمل تیاری کے باوجود آپ کو الجھن، دباؤ یا غیر یقینی کی کیفیت کا سامنا ہو سکتا ہے۔ یہ بالکل فطری بات ہے۔ اہم یہ ہے کہ آپ ان لمحات میں اکیلے نہ ہوں۔

روانگی سے پہلے

ہم آپ کو آپ کے سفر کے ہر مرحلے سے متعلق جامع ویڈیوز فراہم کریں گے۔ یہ ویڈیوز براہِ راست آپ کے موبائل پر دی جائیں گی — آپ کو یوٹیوب پر تلاش کرنے یا صحیح معلومات کے بارے میں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ تمام مواد ترتیب وار اور آپ کے گروپ کے مطابق ہوگا۔

تربیت مکمل اور مرحلہ وار ہوگی۔ ہم آپ کو تفصیل سے سمجھائیں گے:

- اپنے ہوٹل کو کیسے پہچانیں
- اپنا کمرہ کیسے تلاش کریں
- نماز کی جگہوں تک کیسے پہنچیں
- مناسک کے دوران اپنے گروپ کو کیسے ساتھ رکھیں

ان شاء اللہ جب آپ پرواز میں سوار ہوں گے تو یہ سب مراحل آپ کو اجنبی نہیں بلکہ مانوس محسوس ہوں گے۔

سفر کے دوران

کبھی کبھی معاملات توقع کے مطابق نہیں چلتے۔ مکمل تربیت اور احتیاط کے باوجود کچھ حالات ہمارے اختیار سے باہر ہوتے ہیں۔

ممکن ہے:

- عرفات کے ہجوم میں آپ اپنے گروپ سے جدا ہو جائیں
- مدینہ منورہ پہنچنے پر آپ کا سامان ساتھ نہ آئے
- تراویح کے بعد ہوٹل جانے والی بس چھوٹ جائے

ایسے واقعات ہر سال کسی نہ کسی کے ساتھ پیش آتے ہیں۔

اگر آپ کے ساتھ ایسا ہو — اور ہو سکتا ہے — تو یاد رکھیں کہ مدد موجود ہے۔ آپ کے پاس ہمارا رابطہ نمبر ہوگا۔ ہم یہ راستے کئی مرتبہ طے کر چکے ہیں۔ ہمیں نظام کا علم ہے، مقامات کا علم ہے، اور ضرورت کے مطابق حکام سے بات چیت کر سکتے ہیں۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہمیں آپ کی فکر ہے۔

اگر آپ گم ہو جائیں تو ہمیں فون کریں اور اپنے اردگرد جو دیکھ رہے ہوں وہ بتائیں۔ ہم آپ کو قریبی نشانیوں کی طرف رہنمائی کریں گے۔

اگر سامان گم ہو جائے تو ہم آپ کو رپورٹ درج کرنے اور اسے تلاش کرنے کے درست طریقہ کار سے آگاہ کریں گے — اور ان شاء اللہ سامان مل جائے گا، چاہے چند گھنٹے یا ایک دن لگ جائے۔

اگر کسی مناسک یا وقت کے بارے میں الجھن ہو تو عمل کرنے سے پہلے پوچھ لیں۔ پانچ منٹ کی وضاحت بہتر ہے بجائے اس کے کہ غلطی کے بعد کفارہ دینا پڑے۔

جماعتی طرزِ فکر

آپ اکیلے سفر نہیں کر رہے۔ آپ حجاج کی ایک جماعت کا حصہ ہیں۔

- اگر کوئی زبان کی وجہ سے مشکل میں ہو تو اس کی مدد کریں۔
- اگر کوئی بزرگ شخص پریشان نظر آئے تو ہاتھ بٹائیں۔
- اگر کوئی راستہ بھٹکا ہوا لگے تو اس سے پوچھیں کہ کیا اسے مدد چاہیے۔

یہی حج کی روح ہے۔ ہم سب اللہ کے مہمان ہیں۔ ہم سب ایمان کے رشتے سے بھائی بہن ہیں۔حج کی اصل خوبصورتی صرف مناسک کی ادائیگی میں نہیں بلکہ اس باہمی تعاون میں ہے جو مشکلات کے وقت ظاہر ہوتا ہے۔

گمشدہ اشیاء کا نظام

سعودی حکومت کا Lost and Found نظام مؤثر ہے۔ اگر کوئی چیز گم ہو جائے تو فوراً قریبی ہیلپ ڈیسک یا پولیس اسٹیشن میں اطلاع دیں۔ اگر آپ کو کوئی چیز ملے تو فوراً جمع کرا دیں — جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا، ملی ہوئی چیز اپنے پاس رکھنا جائز نہیں۔

نظام تب کام کرتا ہے جب لوگ درست طریقے سے اس کا استعمال کریں۔

اپنے سامان کے لیے احتیاطی تدابیر اختیار کریں:

- اپنے سامان کی تحریری فہرست جیب میں رکھیں

- بیگ کے اندر بھی شناختی پرچی رکھیں، صرف باہر نہیں
- اہم دستاویزات کی فوٹو کاپی اصل سے الگ رکھیں

یہ سادہ اقدامات بہت سی مشکلات کو پیدا ہونے سے پہلے ہی ختم کر دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے سفر کو محفوظ، آسان اور قبول فرمائے۔

---

7. آخری نصیحت اور درست زاویہ نظر

اس باب کے اختتام پر میں آپ کو ایک ایسا زاویہ نظر دینا چاہتا ہوں جو ہماری تمام گفتگو کو صحیح تناظر میں سمجھنے میں مدد دے۔

حج اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض عبادت ہے، اور اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک ہے۔ اسے اخلاص اور درست سمجھ کے ساتھ ادا کرنا نہایت ضروری ہے۔ لیکن حج صرف اعمال کی ایک فہرست مکمل کرنے کا نام نہیں۔ یہ تبدیلی کا سفر ہے۔ یہ اللہ کے سامنے اپنی حیثیت پہچاننے کا سفر ہے۔ یہ ان کروڑوں مؤمنین کے ساتھ روحانی تعلق کا سفر ہے جو صدیوں سے یہی راستہ طے کرتے آئے ہیں۔

ہم نے جو بھی اصول بیان کیے — زمین سے چیز نہ اُٹھانا، ٹیکسی کے آداب، شیشے کی چوڑیوں سے اجتناب، لفٹ کی تصدیق، وضو کا صحیح اہتمام — یہ سب بے مقصد پابندیاں نہیں ہیں۔ ہر اصول کسی نہ کسی قیمتی چیز کی حفاظت کرتا ہے۔

- کچھ آپ کی جسمانی حفاظت کرتے ہیں۔
- کچھ آپ کو قانونی مسائل سے بچاتے ہیں۔
- کچھ آپ کی اور دوسروں کی عبادت کی صحت کو محفوظ رکھتے ہیں۔
- کچھ مقدس ماحول کے وقار اور توجہ کو برقرار رکھتے ہیں۔

جب آپ ہر اصول کے پیچھے کی حکمت کو سمجھ لیتے ہیں تو اس پر عمل کرنا بوجھ نہیں بلکہ عبادت بن جاتا ہے۔ آپ صرف شیشے کی چوڑیاں چھوڑ نہیں رہے — آپ دوسروں کو نقصان سے بچا رہے ہیں۔ آپ صرف لفٹ چیک نہیں کر رہے — آپ اللہ کی دی ہوئی جان کی حفاظت کر رہے ہیں۔ آپ صرف ٹیکسی کے اصول نہیں اپنا رہے — آپ ایک دانائی پر عمل کر رہے ہیں جو خاندانوں کو محفوظ رکھتی ہے۔

توکل اور تیاری کا توازن

کچھ لوگ کہتے ہیں: "اللہ سب سنبھال لے گا، پھر اتنی فکر کیوں؟" یہ بات آدھی درست ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی حفاظت فرماتاہے۔ اس کی رحمت ہر مخلص حاجی کو گھیرے ہوئے ہوتی ہے۔

لیکن اللہ نے آپ کو عقل، تجربہ اور رہنمائی بھی عطا کی ہے۔ وہ چاہتاہے کہ آپ ان نعمتوں کو استعمال کریں۔

نبی کریم ﷺ نے ایک اصول سکھایا جب ایک شخص نے پوچھا کہ کیا میں اپنی اونٹنی کو باندھوں یا اللہ پر توکل کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

"اونٹنی کو باندھو اور پھر اللہ پر توکل کرو۔"

تیاری اور توکل ایک دوسرے کے مخالف نہیں بلکہ ایک دوسرے کے مکمل ہیں۔

لہٰذا اچھی تیاری کریں۔ اصول سیکھیں۔ احتیاط اختیار کریں۔ اور پھر اپنا کام مکمل کرنے کے بعد اللہ پر مکمل بھروسا رکھیں۔ یہی اسلام کا متوازن طریقہ ہے۔

اپنا مقصد یاد رکھیں

سامان سنبھالتے ہوئے، بسیں پکڑتے ہوئے، ہجوم میں راستہ تلاش کرتے ہوئے، ضابطوں پر عمل کرتے ہوئے — یہ نہ بھولیں کہ آپ وہاں کیوں ہیں۔

آپ سیاحت پر نہیں گئے۔ آپ ثقافتی دورے پر نہیں ہیں۔ آپ ایک الٰہی فریضہ ادا کرنے گئے ہیں۔ آپ ان مقامات پر کھڑے ہوں گے جہاں انبیاء علیہم السلام کھڑے ہوئے۔ آپ وہ اعمال ادا کریں گے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور نبی کریم ﷺ کی سنت سے جڑے ہوئے ہیں۔

جب پریشانی آئے — اور آئے گی — تو گہرا سانس لیں اور بڑے مقصد کو یاد کریں۔

جب عرفات کے دن گرمی، تھکن اور پیاس محسوس ہو تو یاد رکھیں کہ یہ مشقت عارضی ہے، مگر اس کا اجر دائمی ہے۔

جب گم ہونے یا غلطی کے خوف سے دل گھبرائے تو یاد رکھیں کہ اللہ نیتوں کو دیکھتا ہے، اور آپ کی نیت عبادت ہے۔

اس رہنمائی کا مقصد صرف یہ ہے کہ آپ کے راستے سے رکاوٹیں ہٹائی جائیں تاکہ آپ اپنی اصل توجہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے تعلق پر مرکوز رکھ سکیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے حج کو آسان فرمائے، محفوظ فرمائے اور مقبول فرمائے۔ آمین۔

فوری رہنمائی کی چیک لسٹ

روانگی سے پہلے

- ملتانی مٹی سے تیمم کا کپڑا تیار کریں (خشک اور استعمال کے لیے تیار)
- مناسب زیورات پیک کریں (شیشے کی چوڑیاں نہیں، آواز والی پائل نہیں)
- رقم کو چھوٹے نوٹوں میں ترتیب دیں (10، 20، 50 ریال)
- اگر بغیر محرم سفر کر رہی ہیں تو دیگر خواتین کے ساتھ گروپ بنا لیں
- سامان کے اندر بھی شناختی پرچی رکھیں، صرف باہر نہیں
- تمام اہم دستاویزات کی فوٹو کاپیاں الگ رکھیں

سفر کے دوران

- ہر کام سے پہلے "بسم اللہ" کہیں، خاص طور پر لفٹ استعمال کرتے وقت
- زمین سے کوئی چیز ہرگز نہ اُٹھائیں — مدد کے لیے بھی نہیں
- ٹیکسی میں بیٹھنے کی ترتیب پر عمل کریں: پہلے مرد، پھر خواتین
- ٹیکسی سے اترنے سے پہلے بقایا رقم ہاتھ میں لے لیں

- سامان لینے سے پہلے تصدیق کریں کہ ڈرائیور نے ڈگی کھول دی ہے
- خواتین: نجی ٹیکسی میں ہمیشہ 3 سے 4 کے گروپ میں سفر کریں

مقدس مقامات پر

- لفٹ میں قدم رکھنے سے پہلے تصدیق کریں کہ کیبن موجود ہے
- اپنے گروپ لیڈر کے فون نمبر محفوظ رکھیں
- پانی مناسب مقدار میں پئیں، مگر طویل مناسک سے پہلے حد سے زیادہ نہ پئیں
- وضو کی حفاظت کریں — باتھ روم کے وقفے کی منصوبہ بندی کریں
- اگر گم ہو جائیں تو فوراً سیکیورٹی اہلکار سے رابطہ کریں — وہ مدد کریں گے

عمومی اصول

صورتحال	درست ردِعمل
زمین پر کوئی چیز ملے	وہیں چھوڑ دیں یا سیکیورٹی کے حوالے کریں
گروپ سے بچھڑ جائیں	فوراً سپورٹ نمبرز پر کال کریں
پرواز میں وضو کی ضرورت ہو	تیار شدہ تیمم کا کپڑا استعمال کریں
سامان گم ہو جائے	ایئر لائن ڈیسک پر بیگ کی تفصیل کے ساتھ رپورٹ کریں
ذہنی دباؤ محسوس ہو	رک جائیں، گہرا سانس لیں، اپنا مقصد یاد کریں
کوئی مدد کا محتاج ہو	اپنی استطاعت کے مطابق مدد کریں

اللہ تعالیٰ آپ کے حج کو محفوظ، آسان اور مقبول فرمائے۔ آمین۔

اختتامی کلمات

اللہ تعالیٰ آپ کے حج کو قبول فرمائے، پورے سفر کے دوران آپ کی حفاظت فرمائے، اور آپ کو گناہوں سے پاک اور بلند مرتبہ کے ساتھ اپنے گھر واپس لوٹائے۔ جن لوگوں نے آپ کو یہ علم پہنچایا، جنہوں نے اپنے تجربات شیئر کیے تاکہ آپ محفوظ رہیں، اور جو آپ کی کامیابی کے لیے دعا کرتے ہیں — یہ سب امتِ مسلمہ کے خوبصورت ربط کا حصہ ہیں۔

اعتماد کے ساتھ سفر کریں، گھبراہٹ کے ساتھ نہیں۔ آپ تیار ہیں، آپ باخبر ہیں، اور آپ اللہ کی حفاظت میں ہیں۔ ہم نے جو اصول اور رہنما ہدایات بیان کی ہیں وہ آپ کو ڈرانے کے لیے نہیں بلکہ آپ کو بااعتماد اور باحکمت بنانے کے لیے ہیں تاکہ آپ اپنا سفر دانشمندی اور حفاظت کے ساتھ طے کریں۔

یاد رکھیں: حج انسان کو بدل دیتا ہے۔ آپ جیسے گئے تھے ویسے واپس نہیں آئیں گے۔ اس تبدیلی کو مثبت بنائیں — روحانی اخلاص کے ساتھ عملی حکمت کو جوڑ کر۔ صرف مناسک ادا نہ کریں بلکہ انہیں سمجھیں بھی۔ صرف قواعد کی پیروی نہ کریں بلکہ ان کی قدر بھی کریں۔ صرف سفر گزارنے کی کوشش نہ کریں بلکہ اسے دل سے قبول کریں۔

آپ کا حج آپ کا منتظر ہے۔ اللہ کرے یہ آپ کی زندگی کا بہترین تجربہ بنے اور اللہ کی طرف آپ کے سفر کا ایک نیا موڑ ثابت ہو۔

یہ رہنما ہدایت حج 1444-1447 (2023-2026) کے تجربات پر مبنی ہے اور مسلسل اپ ڈیٹ کی جاتی ہے۔

اگلا باب ان شاء اللہ رہائش کی تفصیلات، روزانہ کا شیڈول، مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ میں رہنمائی، اور مناسک کی مرحلہ وار ادائیگی پر مشتمل ہوگا۔

آمین۔ اللہ آپ کے سفر کو بابرکت بنائے۔

مراجع

हज2026 || तर्बियाती कैम्प || EPISODE 2